

کیا والدین کی اولاد کے حوالے سے کوئی ذمہ داری نہیں؟

تمیں جولائی 1971ء کو جاپان میں نیپون ائر لائنز کا بوئنگ طیارہ ایک سو بائسٹھ مسافروں کے ساتھ چھوٹی ائر پورٹ سے فضائیں بلند ہوا۔ ہوئی جہاز ٹوکیو کی طرف روانہ تھا۔ کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ موسم بالکل صاف و شفاف تھا۔ پائلٹ نے مسافروں کو بتایا کہ ٹوکیو کے ائر پورٹ پر موسم بالکل ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹے میں بڑے آرام سے ٹوکیو پہنچ جائیں گے۔ جب ہوائی جہاز، ایلپس (Alps) کے اوپر پہنچا۔ تو جاپان کے دو جنگی ہوائی جہاز وہاں فضائی گشت میں مصروف تھے۔ دونوں سپر طیارے انتہائی مشاق ائر فورس پائلٹ اڑا رہے تھے۔ ایک سپر جہاز یوشیکی اچی کارا اڑا رہا تھا۔ ان دونوں جنگی جہازوں میں ریڈار نہیں تھے۔ ریڈار کی غیر موجودگی میں دونوں جنگی جہازوں کو اندازہ نہ ہو سکا کہ ایک مسافر طیارہ ان کے نزدیک آچکا ہے۔ یوشیکی کا سپر جہاز پوری قوت سے بوئنگ طیارہ سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور بوئنگ کے 162 مسافر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک بھی انسان زندہ نہ نجی پایا۔ یہ جاپان کی فضائی تاریخ کا سب سے ہولناک حادثہ تھا۔ وجہ صرف یہ کہ جاپانی جنگی جہازوں میں ریڈار نہیں تھا۔ لہذا حادثہ کی کسی قسم کی وارنگ کسی پائلٹ کو بھی نہ مل سکی۔

انسانی زندگی بالکل ایسی ہی ہوتی ہے۔ کسی بھی بڑے واقعہ حادثہ یا سانحہ کا پتہ اکثر اوقات اس لئے نہیں چلتا، کہ وہ انسان خدا کی طرف سے دینے گئے اپنے دماغی ریڈار کو استعمال نہیں کرتا۔ دیکھی ہی نہیں پاتا کہ اس کے سامنے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کسی بھی قیامت کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ خاندانی زندگی بھی بالکل اسی طرز کی ہوتی ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ یا خاتون خانہ، اپنی اولاد کے لئے ہر وقت چونکے نہ رہے اور ان پر ہر طرح کی روک ٹوک بند کر دے، تو وہ خاندان بھی ریڈار کے بغیر زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ اولاد یا کسی بھی اہم خانہ کی مہیب غلطی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ قدرت کا قانون، والدین کو اپنی اولاد کے لئے زمینی خدا کا درجہ عنایت کرتا ہے۔ اور اگر یہی سب سے قیمتی اور عظیم رشتہ مکمل لائقی میں بدل جائے تو کسی بھی طرح کا ان ہونا حادثہ ہو سکتا ہے۔ نور مخدوم اور ظاہر جعفر کے معاملہ میں بھی یہی کچھ ہوا ہے۔ ظاہر جعفر کے والد بہت بڑے بنس میں ہیں اور والدہ آدم اک اہم سماجی شخصیت ہیں۔ بیٹا، ظاہر جعفر متعدد جو مات کی بنا رہنے والی بماریوں کا شکار ہوتا ہے۔

شیزوفرنیا جیسی خطرناک بیماری کامریض ہونے کے باوجود والدین نے اسے ایک مقامی کلینک میں وقتی علاج کیلئے بھجوانے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ ظاہر جعفر کو اسلام آباد میں اپنے والد کا بہترین گھر بھی میسر رہا تھا۔ بیماری کے ساتھ ساتھ ظاہر نشیات سر عام استعمال کرتا رہا۔ اس میں کوک اور آس سرفہست ہیں۔ گھر کے اندر بھی حد درجہ اشتعال میں رہتا تھا۔ اپنے دوستوں میں اس کی شہرت یہ تھی کہ متعدد باران سے بھی بلا وجہ مار پیٹ شروع کر دیتا ہے۔ ذہنی پاگل پن، نشیات اور کھلا بیسہ، سب کچھ ظاہر جعفر کے پاس تھا۔ والد اور والدہ نے کبھی اسے مستقل بنیادوں پر کسی علاج گاہ میں داخل نہیں کروایا۔ منفی حرکتوں کے حوالے سے کبھی بیٹھ کو سرزنش کا نشانہ نہیں بنایا۔ نور مخدوم، کافی عرصہ سے ظاہر شاہ کی گرل فرینڈ تھی۔ اس کا ان کے گھر پر ہر وقت آنا جانا عام تھا۔ اور وہ طویل وقت کیلئے ظاہر کے گھر قیام کرتی تھی۔ یہ بات ظاہر کے والدین کے بالکل علم میں تھی۔ مگر انہوں نے اپنے پاگل برخوردار کو بالکل نہیں روکا۔ امیر گھر انے میں یہ رواج آج بھی ہے کہ بچوں کی ذاتی زندگی کو ذاتی کہہ کر انہیں کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والد جعفر اور والدہ آدم کی یہ مجرمان غفلت تھی۔ جس کی بدولت ایک اندوہناک قتل ہوا۔ اور دو خاندانوں پر قیامت گز رگئی۔ ظاہر جیسے ذہنی مریض کو آزاد چھوڑنا، طالب علم کے خیال میں بذات خود ایک سنگین جرم ہے۔ خواہش ہے کہ ظاہر جعفر اور اس کے ساتھ ساتھ لواحقین کو قرار واقعی سزا ملے۔

مگر نور مخدوم کے قتل کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جس پر کوئی قلمکار، دانشور یا سماجی تنظیم بات کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نور مخدوم کا قتل، خون نا حق ہے۔ اس کا کسی قسم کا کوئی اخلاقی، مذہبی بلکہ کسی قسم کا کوئی جواز نہیں۔ مگر میرے سوال پر ناراض ہوئے بغیر ٹھنڈے دل سے غور ضرور فرمائیے گا۔ نور کے والدین پڑھے لکھے اور صاحب ثروت لوگ ہیں۔ نور اکثر اوقات ظاہر کے گھر جاتی رہتی تھی۔ قیام بھی کرتی تھی۔ کیا نور مخدوم کے والدین نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ تم وہاں اتنا کیوں جاتی ہو اور اتنی دیر تک کیوں رہتی ہو؟ ان کے علم میں تھا کہ ظاہر جعفر مہلک ذہنی مرض میں مبتلا ہے۔ اس کا رو یہ حد درجہ ادنی ہے۔ ظاہر کے نشیات استعمال کرنے کے قصے بھی تمام دوستوں کے علم میں تھے۔ مگر کیا مخدوم صاحب یا ان کی اہلیہ نے اپنی بیٹی کو منع کیا۔ کہ وہ ظاہر جعفر کے گھر نہ جایا کرے؟ کیا کبھی ان والدین نے اپنی بیٹی پر سختی کی کہ تم نے ہرگز ہرگز جعفر کے گھر نہیں جانا؟ کیا مخدوم صاحب جو ایک فہم و فراست رکھنے والے انسان ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی رجھر بور قدعن لگانے کی کوشش کی، جو بطور والدین ان کا بنہادی فرض

تھا؟ اگر وہ اپنی بیٹی پر ختنی کرتے اور اسے ظاہر کے گھر جانے سے مکمل روک دیتے، تو شائندیہ المناک واقعہ نہ ہوتا۔ مگر قرائیں بھی بتاتے ہیں کہ جس طرح ظاہر کے والدین نے اپنے درندے میں بیٹی کو سماج میں آزاد چھوڑ دیا۔ بالکل اسی طرح، نور مخدوم کے بزرگوں نے اپنی خانگی ذمہ داری کو پس پشت ڈالے رکھا۔ کسی فریق کی حمایت یا مخالفت نہیں کر رہا۔ آج بھی میرا دل نور مخدوم کے ساتھ ہونے والے ظلم پر خون کے آنسو روتا ہے۔ ظاہر کو اس کے کیے کی سزا ملنی چاہیے۔ مگر میرے جیسے سماج کے طالب علم کو سوال پوچھنے کا حق تو بہر حال ہے۔ بغیر روک ٹوک کے اگر نور، ظاہر جیسے جنوں کے گھر جاتی رہی اور اسے کسی نے بھی نہیں روکا، تو آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا دونوں اطراف کے خاندان، اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کامیاب رہے یا ناکام؟ المیہ یہ ہے کہ دولت مند طبقہ میں خانگی روک ٹوک کا رواج اب دیانا نوی سمجھا جاتا ہے۔ والدین کا اپنی اولاد پر سماجی کنٹرول، امیر طبقہ میں مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ اب تو والدین کی اکثریت اپنی جوان اولاد سے یہ پوچھنے کا تکلف بھی نہیں کرتے، کہ آپ موبائل فون پر گھنٹوں کس سے بات کر رہے ہو یا کر رہی ہو۔ پوچھ چکھ کا وظیرہ جو ہمارے سماج کی سب سے بڑی خوبصورتی تھی، کب کا دم توڑ چکا۔

لاہور میں ایک نجی یونیورسٹی میں ایک سیمینار میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں اساتذہ نے تفصیل سے بتایا کہ یونیورسٹی میں بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کا لکھر بالکل عام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تعلق ادارے میں نوے فی صدر لڑکے اور لڑکیوں میں کسی طور پر موجود ہے۔ یقین فرمائیئے۔ مجھے بالکل یقین نہیں آیا۔ مگر چند دن پہلے ایک نجی یونیورسٹی کے طالب علم نے بالکل یہی کچھ بتایا۔ جزئیات عرض نہیں کر سکتا۔ مگر جب بتایا جا رہا تھا تو میرا پورا جسم سن ہو گیا۔ کیا غیر قانونی اختلاط اتنی آزادی سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی ہمارے معاشرے میں؟ مگر سند سے عرض کر رہا ہوں۔ امیر متوسط اور غریب طبقہ کے سماجی طرز عمل میں بہت کم فرق رہ گیا ہے۔ والدین کا بچوں پر کنٹرول اب صرف دکھا و اسان نظر آتا ہے۔ نور مخدوم اور ظاہر جعفر کے ایمیسے نے ہمارے سماجی روایات کی بر بادی پر مہر لگا دی ہے۔ والدین کدھر ہیں۔ وہ کیوں اپنی اولاد پر کڑی نظر نہیں رکھ رہے؟ ایسا لگتا ہے کہ جاپانی جنگی جہاز کی طرح والدین کے پاس وہ ذہنی ریڈار نہیں ہیں جس سے اولاد کے چال چلن کو ہر وقت پہچان سکیں اور ان کو مکنہ کا دل سے محفوظ رکھ مائیں۔ شاید انہوں نے اسے فکری ریڈار کو بند کر دیا ہے۔ اور اولاد کو وقت کے حوادث کے

حوالے کر ڈالا ہے!